روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 27 فروری 2012ء 4 ربیع الثانی 1433 ہجری 27 تبلیغ 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 48

میرے دوست

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔
ایک شخص گمان کرے گا کہ وہ میرا ہے حالانکہ اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ میرے دوست اور تعلق دار صرف متقی ہیں۔

(سنن ابی داؤد کتاب الفتن باب ذکر الفتن حدیث نمبر 3704)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ سلسلۂ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے۔ اور ان کا اتفاق (-) کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ ببرکت کلمہ وحدہٗ پر متفق ہونے کے (-) کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آ سکیں اور ایک کاہل اور بخیل و بے مصرف (-) نہ ہوں اور نہ ان نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ و نااتفاقی کی وجہ سے (-) کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ اور اس کے خوبصورت چہرہ کو اپنی فاسقانہ حالتوں سے داغ لگا دیا ہے اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ گزینوں کی طرح جن کو (-) ضرورتوں کی کچھ بھی خبر نہیں اور اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے کچھ غرض نہیں۔ اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے کچھ جوش نہیں بلکہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور (-) کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں۔ اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں۔ اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔ خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامت خاص سے اس عاجز کی دعاؤں اور اس ناچیز کی توجہ کو ان کی پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہراوے اور اس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں ان طالبوں کی تربیت باطنی میں مصروف ہو جاؤں۔ اور ان کی آلودگی کے ازالہ کے لئے رات دن کوشش کرتا رہوں اور ان کے لئے وہ نور مانگوں جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور بالطبع خدا تعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے۔ اور ان کے لئے وہ روح قدس طلب کروں جو ربوبیت تامہ اور عبودیت خالصہ کے کامل جوڑ سے پیدا ہوتی ہے اور اس روح خبیث کی تسخیر سے ان کی نجات چاہوں کہ جو نفس امّارہ اور شیطان کے تعلق شدید سے جنم لیتی ہے۔ سو میں بتوفیقہٖ تعالیٰ کاہل اور سست نہیں رہوں گا اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی سے جنہوں نے اس سلسلہ میں داخل ہونا بصدق قدم اختیار کر لیا ہے غافل نہیں ہوں گا بلکہ ان کی زندگی کے لئے موت تک دریغ نہیں کروں گا۔ اور ان کے لئے خدا تعالیٰ سے وہ روحانی طاقت چاہوں گا جس کا اثر برقی مادہ کی طرح ان کے تمام وجود میں دوڑ جائے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ان کے لئے کہ جو داخل سلسلہ ہو کر صبر سے منتظر رہیں گے ایسا ہی ہوگا۔ کیونکہ ’’خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلاوے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا‘‘۔ ’’وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے، اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آب پاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی۔ اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کی چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے۔ اور (-) برکات کے لئے بطور نمونہ ٹھہریں گے‘‘۔ ’’وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر یک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا۔ اور ہمیشہ قیامت تک ان میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی‘‘۔ اس ربّ جلیل نے یہی چاہا ہے۔ وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ہر یک طاقت اور قدرت اسی کو ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 164)

انسان کا خدا سے ملنا صلوٰۃ ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔
’’ایک مرتبہ میں نے خیال کیا کہ صلوٰۃ میں اور دعا میں کیا فرق ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ...... یعنی نماز ہی دعا ہے۔ نماز عبادت کا مغز ہے۔ جب انسان کی دعا محض دنیوی امور کے لیے ہو تو اس کا نام صلوٰۃ نہیں، لیکن جب انسان خدا کو ملنا چاہتا ہے اور اس کی رضا کو مدنظر رکھتا ہے اور ادب انکسار تواضع اور نہایت محویت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہو کر اس کی رضا کا طالب ہوتا ہے۔ تب وہ صلوٰۃ میں ہوتا ہے۔ اصل حقیقت دعا کی وہ ہے جس کے ذریعہ سے خدا اور انسان کے درمیان رابطہ تعلق بڑھے۔ یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتی ہے اور انسان کو نامعقول باتوں سے ہٹاتی ہے۔ اصل بات یہی ہے کہ انسان رضائے الٰہی کو حاصل کرے۔ اس کے بعد روا ہے کہ انسان اپنی دنیوی ضروریات کے واسطے بھی دعا کرے۔ یہ اس واسطے روا رکھا گیا ہے کہ دنیوی مشکلات بعض دفعہ دینی معاملات میں حارج ہو جاتے ہیں۔ خاص کر خامی اور کج پنے کے زمانہ میں یہ امور ٹھوکر کا موجب بن جاتے ہیں۔ صلوٰۃ کا لفظ پُرسوز معنے پر دلالت کرتا ہے جیسے آگ سے سوزش پیدا ہوتی ہے۔ ویسی ہی گدازش دعا میں پیدا ہونی چاہئے جب ایسی حالت کو پہنچ جائے جیسے موت کی حالت ہوتی ہے تب اس کا نام صلوٰۃ ہوتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 283-284)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء مرسلہ نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

مکرم احسان اللہ مانگٹ صاحب

جماعت احمدیہ گیانا کا تیسواں جلسہ سالانہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ گیانا کو اپنا تیسواں جلسہ سالانہ مورخہ 29,28 جنوری 2012ء منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

تیاری

عام طور پر جماعت گیانا اکتوبر کے مہینہ میں اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرتی ہے، مگر امسال ملک میں عام انتخابات کی وجہ سے جلسہ کا پروگرام کچھ ماہ کیلئے مؤخر کیا گیا۔ دسمبر 2011ء کے آخر میں مربیان کرام اور ممبران نیشنل مجلس عاملہ نے جلسہ سالانہ کی تیاری کا آغاز کیا۔ گورنمنٹ کے اعلیٰ عہدیداران، ایمبیسیز، دیگر مسلم اور غیر مسلم تنظیموں کے سربراہوں سے رابطہ کیا گیا اور ان کو جلسہ سالانہ میں شمولیت کا دعوت نامہ دیا گیا۔ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے مختلف سفارتخانوں کی طرف سے انتہائی مثبت ردعمل کا مظاہرہ کیا گیا، اور امریکہ، روس اور انڈیا کے سفارتخانے کے نمائندوں نے جلسہ میں شمولیت اختیار کی۔ ملک کے صدر نے مصروفیات کی وجہ سے شرکت سے معذرت کی۔ یوتھ اور کلچر کے منسٹر نے بھی مصروفیت کی وجہ سے معذرت کی اور پیغام بھجوانے کا وعدہ کیا۔ جلسہ کی تیاری کیلئے متعدد وقار عمل ہوئے۔ دو سال قبل ہم نے جلسہ کیلئے پختہ سٹیج تیار کروایا تھا، امسال ہم نے مردوں کی جلسہ گاہ کو پختہ کیا۔ بیت الذکر اور قریب کی تمام جگہوں کی صفائی کیلئے افراد جماعت نے انتہائی جذبے سے کام کیا۔ وقار عمل کے حوالے سے دونو مبائع خدام (Mr.Murtaza Wilson) اور (Mr.Bilal Levell) کے نام قابل ذکر ہیں۔

مقامی ریڈیو اور ٹی وی پر جلسہ کے انعقاد کا اعلان کروایا گیا۔ نیشنل ٹی وی پر جلسہ کے اغراض و مقاصد کے حوالے سے تین ہفتہ وار پروگرام پیش کئے گئے، ہر پروگرام کا دورانیہ 30 منٹ کا تھا۔ امسال مسلسل شدید بارشوں کی وجہ سے جلسہ کے پروگرام متاثر ہوئے، مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت اور مہمانوں کے بھرپور تعاون اور جذبے کی وجہ سے یہ جلسہ ہر لحاظ سے بخیر و خوبی منعقد ہوا۔

بیرونی ممالک سے وفود کی آمد

حضور انور کی اجازت سے سرینام سے نیشنل پریذیڈنٹ محترم شمشیر علی صاحب کی قیادت میں سات افراد جماعت کا وفد اور ٹرینیڈاڈ سے محترم مولانا ابراہیم بن یعقوب امیر و مشنری انچارج کی قیادت میں تین ممبران کا وفد جلسہ میں شامل ہوا۔

مہمانوں کی آمد

بربیس اور لندن کی جماعتوں سے افراد جماعت مورخہ 28 جنوری کی صبح روانہ ہوئے اور نماز ظہر سے قبل مرکزی بیت النور جارج ٹاؤن پہنچ گئے۔ مکرم ابراہیم بن یعقوب صاحب نے نماز ظہر و عصر پڑھائی جس کے بعد جلسہ کے پہلے اجلاس کی کارروائی کا آغاز 4 بجے سہ پہر ہوا۔

اجلاس اوّل کی کارروائی

پہلے اجلاس کی صدارت مکرم ابراہیم بن یعقوب صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن کریم محترم مولانا عبدالرحمٰن خان نے کی اور اس کا انگلش ترجمہ پیش کیا۔ عزیزم وجیہ اللہ مانگٹ نے نظم پڑھی۔

خاکسار مربی انچارج گیانا نے افتتاحی خطاب میں ''عظمت قرآن'' کے حوالے سے چند ارشادات پیش کیں۔ بعد ازاں عزیزم محسن ناصر نے ایک نظم پیش کی۔ محترم میاں مظفر احمد صاحب ریجنل مشنری ٹرینیڈاڈ نے ''والدین کی ذمہ داریاں'' کے حوالے سے تقریر کی۔ اس کے بعد ایک نو احمدی مکرم مرتضیٰ ولسن صاحب نے اپنی روداد بیان کی کہ وہ کس طرح احمدیت کے نور سے منور ہوئے۔ اجلاس اول کا آخری خطاب مکرم آفتاب الدین ناصر کا تھا۔ آپ نے ''خلافت احمدیہ کے ذریعہ احیائے (دین)'' کے موضوع پر تقریر کی۔

مہمانوں کے تاثرات

☆رشین سفارتخانے کی طرف سے (Mr. Sergey Trasov) نمائندے کے طور پر تشریف لائے اور اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

☆امریکی سفارتخانے کی نمائندگی (Miss Suemayah Abu Douleh) نے کی۔ موصوفہ نے جلسہ کی تمام تقاریر کے عناوین کی بہت تعریف کی اور وقت کی ضرورت کے حساب سے ان عناوین کو انتہائی مفید قرار دیا۔ انہوں نے جماعت کے ماٹو محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کی بہت تعریف کی اور موجودہ زمانے کی نفرت انگیزیوں میں اس ماٹو کو امید کی کرن قرار دیا۔

☆بھارتی سفارتخانے کے فرسٹ سیکرٹری (Mr.Tirath Singh) جو ہوشیار پور کے رہنے والے ہیں بھی پہلے اجلاس میں شامل ہوئے اور جماعت احمدیہ کے نام اور کام کی تعریف کی۔

☆مسلم یوتھ لیگ گیانا کے نمائندہ مسٹر نیل بخش (Mr.Neil Bacchus) بھی اس اجلاس میں شامل ہوئے اور جماعت کے کاموں اور معاشرتی اقدار کی بہتری کیلئے جماعتی خدمات کی تعریف کی۔

☆سناتن دھرم کے پنڈت (Mr. Deodat Tillack) بھی اجلاس اول میں مہمان کے طور پر شریک ہوئے اور بین المذاہب ہم آہنگی کیلئے جماعت احمدیہ کے کردار کی تعریف کی۔

ایک عیسائی تنظیم (Faithist) کی نمائندگی میں (Mr. Elder Lennox King) پہلے دن جلسہ کی کارروائی میں شامل ہوئے اور جماعت کی پُرخلوص دعوت کا شکریہ ادا کیا۔

☆ایک ہندو تنظیم (Science of Spirituality) کے نمائندہ (Mr.Ralph Kenneth) اجلاس اوّل کی کارروائی میں شامل ہوئے اور جماعت کے کاموں کو سراہا۔

☆ کلچر، یوتھ اور سپورٹس کے وزیر (Dr. Frank Anthony) نے جماعت کے نام اپنے تہنیتی پیغام میں جلسہ کی مبارکباد دی اور بین الاقوامی سطح پر جماعت کے فلاحی کاموں کی تعریف کی۔

ان تمام مہمانوں کے تاثرات کے بعد صدر اجلاس نے اختتامی دعا کروائی۔ اس کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ کھانے کے بعد نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں جس کے بعد مجلس سوال و جواب کا اہتمام کیا گیا۔ مکرم ابراہیم بن یعقوب امیر و مربی انچارج ٹرینیڈاڈ نے حاضرین کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے۔ یوں پہلے دن کی کارروائی بفضل خدا بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

جلسے کا دوسرا دن

جلسے کے دوسرے دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب ٹرینیڈاڈ نے نماز فجر پڑھائی اور محترم میاں مظفر صاحب نے درس قرآن مجید دیا۔ مسلسل بارش کی وجہ سے جلسہ کیلئے بنائے گئے سائبان ٹپکنے شروع ہو گئے تھے اور ہر طرف جل تھل ہو گئی۔ اس لئے باہمی مشورہ سے دوسرے دن کا اجلاس بیت الذکر کے اندر کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ مقامی افراد کے ساتھ ساتھ مہمانوں نے بھی انتظامات کی منتقلی میں بھرپور مدد کی۔ جلسہ کے دوسرے دن وزیر اعظم کی آمد متوقع تھی مگر عین وقت پر کوئی سرکاری مصروفیت آڑے آ گئی اور انہوں نے معذرت کا پیغام بھجوا دیا۔

اجلاس دوم

دن سوا دس بجے جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ دوسرے اجلاس کی صدارت مکرم شمشیر علی صاحب نیشنل پریذیڈنٹ سرینام نے کی۔ منظوم کلام کے بعد جلسہ کی پہلی تقریر محترم مولانا عبدالرحمٰن خاں صاحب نے ''آنحضرت ﷺ کا امت واحدہ کا تصور'' کے موضوع پر کی۔ بعد ازاں مکرم مولانا ابراہیم بن یعقوب امیر و مربی انچارج ٹرینیڈاڈ نے ''عبادت الٰہی اور مخلوق خدا کی خدمت'' کے حوالے سے حاضرین سے انتہائی پُرمغز خطاب کیا۔

اس کے بعد ممبر پارلیمنٹ مسٹر منظور نادر صاحب کو سٹیج پر بلایا گیا۔ سب سے پہلے انہوں نے صدر مملکت اور وزیر اعظم کی طرف سے مبارکباد اور نیک خواہشات کا پیغام پہنچایا، پھر 2010ء میں امام جماعت احمدیہ عالمگیر سے اپنی ملاقات کی یادیں تازہ کیں اور جماعت احمدیہ کی انسانیت کی بہبود کیلئے کی جانے والی کوششوں کا بطور خاص ذکر کیا۔

بعد ازاں محترم حسن حسین صاحب نائب امیر ٹرینیڈاڈ، محترم فرید جمن بخش صاحب ممبر نیشنل مجلس عاملہ سرینام اور محترم غفار ننھے خان صاحب ممبر ہالینڈ جماعت نے اپنی اپنی جماعتوں کی طرف سے جلسہ کے انعقاد کی مبارکباد اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ رشیا اور امریکہ کے سفارتخانوں کے نمائندگان بھی پوری کارروائی کے دوران موجود رہے اور آخر پر انہوں نے بھی موسم کی شدت اور خرابی کے باوجود افراد جماعت کے جذبے اور کامیاب جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد دی اس کے بعد جماعت گیانا کے سابق صدر محترم ڈاکٹر عمر آئزک (Dr.Umar Isaacs) نے حاضرین سے مختصر خطاب کیا، اور احیاء (دین) کے لئے جماعت کی کوششوں کا ذکر کیا۔ موصوف نے 2004ء میں امام جماعت احمدیہ سے اپنی ملاقات کا بھی انتہائی جذباتی انداز میں ذکر کیا۔ آخر پر اعلیٰ تعلیمی کارکردگی پر جماعت کے چھ بچوں کو انعامات دیئے گئے، اس کے بعد صدر مجلس نے اختتامی دعا کروائی اور دوپہر ایک بجے کے قریب خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر و خوبی پروگرام کا اختتام ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال جلسہ کی حاضری ایک سو پچاس سے زائد تھی۔

ٹی وی پروگرام

جلسہ سالانہ کے حوالے سے مورخہ 2 فروری 2012ء ملک کے مشہور ٹی وی چینل (NCN) نیشنل کمیونیکیشن نیٹ ورک پر نصف گھنٹے کا ایک پروگرام ریکارڈ کروایا گیا۔ اس پروگرام میں محترم حسن حسین صاحب نائب امیر ٹرینیڈاڈ، محترم میاں مظفر احمد صاحب ریجنل مشنری ٹرینیڈاڈ، محترم محمد اسماعیل صاحب نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ گیانا، محترم مرتضیٰ ولسن صاحب اور خاکسار شامل ہوا۔ پروگرام میں جلسہ کے اغراض و مقاصد اور برکات کے علاوہ جماعت احمدیہ کی خدمات کا بھی تذکرہ ہوا۔

قارئین الفضل سے جماعت گیانا کے نفوس واموال میں برکت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم حمید اللہ ظفر صاحب

حضرت نواب بی بی المعروف ماں جی

میری دادی جان کا اصل نام نواب بی بی تھا۔ لیکن ہر گھر، گاؤں اور پورے علاقہ میں وہ ماں جی کے نام سے پکارے جاتے تھے۔ ہر لب پر ان کا یہی نام ہوتا آج بھی ان کا ذکر خیر کرتے ہوئے ماں جی کا نام ہی زبان پر آتا ہے اور بہت زور دے کر ان کا اصلی نام یاد آتا ہے۔ آپ پسرور ضلع سیالکوٹ سے قریب ایک گاؤں کھوکھر کی رہنے والی تھیں۔ آپ کے والد محترم گاؤں کے نمبردار اور اچھے زمیندار تھے ان کا ایک ہی بیٹا تھا۔ آپ کی شادی داتا زید کا میں میرے دادا حیات محمد صاحب سے ہوئی اس سے قبل دادا کی پہلی بیوی سے کوئی اولاد نہیں تھی اس وجہ سے انہوں نے دوسری شادی کی۔ ماں جی بہت نیک خاتون تھیں اور جوانی ہی میں اللہ تعالیٰ سے راز و نیاز کرتی تھیں۔ میرے دادا بھی بہت نیک دعا گو بزرگ تھے اپنے کھیتوں میں ہل چلاتے وقت دعائیں کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور ان کی دعاؤں کی قبولیت کے باعث بہت اناج ہوتا تھا اللہ تعالیٰ سے ان کا خاص تعلق تھا۔ دیہات میں ایک بوٹی اگتی تھی جسے بُرو کہتے تھے۔ جس کو کھا کر جانور مر بھی سکتا تھا لیکن دادا جی اپنے جانور اس میں کھلے چھوڑ دیتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ یہ اللہ میاں نے میرے جانوروں کے لئے اگائی ہے۔ ایک مرتبہ محترم بابا عبداللہ صاحب نامی زمیندار نے اپنے جانور اس میں یہ کہہ کر برو کھانے کے لئے چھوڑ دئے کہ اگر تمہارے جانوروں کو کچھ نہیں ہوتا تو ہمارے جانوروں کو بھی کچھ نہیں ہوگا لیکن ان کی بھینس نے پہلا لقمہ ہی لیا تھا کہ پھڑک کر زمین پر تڑپنے لگی تو بابا عبداللہ صاحب نے بھاگ کر اپنے جانور وہاں سے نکال لئے کہ مبادا دوسرے جانور بھی اسے کھا کر مر نہ جائیں۔

ماں جی نے حضرت مسیح موعود کی آمد کا ذکر سنا تھا لیکن ابھی احمدیت کو قبول نہیں کیا تھا۔ جب محترمہ حسین بی بی صاحبہ جو حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی والدہ ماجدہ تھیں نے احمدیت قبول کی تو چونکہ ان سے قربت بھی تھی اور ان کا گھر اور ہمارا گھر آمنے سامنے تھا۔ آپ ماں جی کو دعوت الی اللہ کیا کرتی تھیں۔ پھر جلسہ سالانہ قادیان کا پروگرام بنا۔ لیکن بوجوہ کامیاب نہ ہوسکا۔ جلسے کے بعد حسین بی بی صاحبہ آپ کو لے کر قادیان گئیں۔ حضرت مسیح موعود اور خاندان میں ان کا تعارف کرایا۔ حضرت مسیح موعود کی زیارت سے ماں جی اس حقیقت سے تو آشکار ہو چکی تھیں کہ آپ ہی وہ موعود، مہدی اور مسیح ہیں لیکن بیعت کئے بغیر واپس آ گئیں۔ مگر جو حضرت مسیح موعود کی زیارت سے فیض یاب ہو چکا ہو اور اس حقیقت سے آگاہ ہو چکا ہو کہ یہ منہ تو سچوں کا منہ ہے وہ بھلا قبول حق کئے بغیر رہ سکتا ہے۔ چنانچہ بذریعہ خط حضرت مسیح موعود کی بیعت کی اور حلقہ بگوش احمدیت ہوگئیں۔ کچھ عرصہ اخفا کئے رکھا پھر اظہار کر دیا پھر کیا تھا دادا جی نے ماں جی کو احمدیت سے منحرف کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا یہاں تک کہ وہ رات کو سوتے وقت چارپائی کے پایوں کے نیچے آپ کے دونوں ہاتھ رکھ دیتے آپ یہ تشدد برداشت کرتی رہیں یہاں تک کہ حضرت حسین بی بی کے والد صاحب نے دادا جی کو سختی سے روکا کہ حیات محمد ایسی حرکت دوبارہ نہ ہو۔ اس واقعہ کی تفصیل مجھے حضرت چوہدری اسد اللہ خان صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ لاہور جو حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے چھوٹے بھائی تھے نے ایک خط میں مجھے لکھا۔ فرماتے ہیں:

آپ کی دادی جان بہت نیک اور خدا رسیدہ خاتون تھیں۔ انہوں نے آپ کے دادا جان سے پہلے حضرت مسیح موعود کی بیعت کی اور آپ کے دادا جان نے ان پر بہت ظلم کیا لیکن ان کے ایمان میں کوئی رخنہ پیدا نہ ہوا اور انہوں نے تمام ابتلاء نہایت خندہ پیشانی اور خلوص سے برداشت کیا حتیٰ کہ دادا جان بھی اخیر پر بیعت کر کے فوت ہوئے۔ شروع شروع میں وہ آپ کی دادی جان کو بیعت سے منحرف کرنے کے لئے ان کے ہاتھ اپنی چارپائی کے سرہانے کے نیچے دے دیا کرتے تھے اور ساری ساری رات ان کو اسی تکلیف میں گزارنی پڑتی تھی لیکن وہ زبان پر شکایت کا لفظ تک نہیں لاتی تھیں۔ اس خاتون نے تو رفقاء اور رفیقات کا اخلاص ظاہر کیا تھا۔ ان کی یاد آتی ہے تو دل بے اختیار ان کے لئے دعا کرتا ہے اور آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

میرے ساتھ خاص طور پر بڑا شفقت کا سلوک فرمایا کرتی تھیں اور میرے لئے اور میرے بیوی بچوں کے لئے دعائیں بھی بہت کیا کرتی تھیں ایسے خدا رسیدہ انسان کہیں کہیں دنیا میں پیدا ہوا کرتے ہیں اور جب ہوتے ہیں تو اپنا نشان چھوڑ جاتے ہیں۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آنے کا ذریعہ وہی ہوئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر بیشمار رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب دادی جان سے اور دادی جان ان سب بھائیوں حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب، مکرم چوہدری عبداللہ خان صاحب سے بہت پیار کرتی تھیں۔ جب چوہدری اسد اللہ خان صاحب داتا زید کا آتے تھے تو ماں جی سے خود ملنے گھر آتے تھے اور ماں جی انہیں بے شمار دعاؤں سے نوازا کرتی تھیں اور بار بار اپنی خوشی کا اظہار یوں کیا کرتی تھیں۔ کہ ویکھو نی میرا پتر آیا یعنی دیکھو میں کتنی خوش ہوں آج میرا بیٹا آیا ہے۔ جب چودھری اسد اللہ خان صاحب پر فالج کا حملہ ہوا تو تو ماں جی ان کی بیماری کی وجہ سے ماں کی طرح بڑی بے قراری سے اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت عاجزی اور انکساری کے ساتھ شب و روز دعاؤں میں مشغول تھیں۔ ماں جی کے بار بار اصرار پر محترم والد صاحب جب چودھری صاحب کی تیمارداری کے لئے لاہور ہسپتال گئے تو جاتے ہی چودھری صاحب نے ماں جی کا پوچھا محترم والد صاحب بتایا کرتے تھے کہ ماں جی تو دن رات آپ کی بیماری کے باعث بڑی بیقراری سے آپ کے لئے شب وراز دعاؤں میں مصروف ہیں چودھری صاحب کی آنکھوں سے آنسو بہنے شروع ہوگئے۔ اور بہت جذباتی ہو کر کہنے لگے میں تو اپنی جان بھی ماں جی پر قربان کر سکتا ہوں۔

میری وہ درویش دادی جنہیں اپنے کیا اور پرائے کیا ماں جی کے نام سے یاد کرتے تھے۔ دن ہو یا رات موسم خواہ کیسا ہی کیوں نہ ہو ہر وقت ذکر الٰہی کرتی رہتی تھیں میں نے اپنی ہوش کے زمانہ میں دیکھا ہے کہ آپ جب رات کو کروٹ بھی بدلتی تھیں تب بھی ذکر الٰہی کرتی تھیں اور ان کے اس ذکر کی آواز ہمارے سوئے ہوؤں کے کانوں میں بھی آتی تھی۔ ہمارے گھر میں جو بھی آتا وہ ماں جی کے قریب بیٹھ کر ان کی دعاؤں سے فیضیاب ہو کر جاتا۔ اکثر ایسا ہوتا آپ ان کے کندھوں پر ہاتھ پھیرتی جاتیں اور دعائیں دیتی جاتیں میں اکثر مذاقاً کہا کرتا تھا کہ ماں جی جسے آپ پتر (بیٹا) کہہ کر دعائیں دے رہی ہیں پتہ بھی ہے اس کا نام کیا ہے۔ وہ تو ایسا درویش انسان تھیں کہ بغیر نام معلوم کئے مخلوق خدا سے محبت میں دعاؤں سے نوازتی جاتی تھیں۔

ہمارے گھر میں اس مبارک اور دعا گو بزرگ کے وجود سے بہت رونق تھی ہی لیکن ہر روز سہ پہر سے شام کے اندھیرے تک تو گاؤں کے بے شمار بچے بوڑھے مستورات ہی نہیں بلکہ ارد گرد کے لوگ بھی آ کر ماں جی کی دعائیں حاصل کرنے کی غرض سے جمع ہو جاتے تھے۔ کسی کو بخار ہے بیمار ہے پریشانی ہے یا کوئی ضرورت ہے وہ ماں جی سے دعا کی درخواست کر رہا ہے اور وہ انہیں ڈھیروں دعاؤں سے نواز کر بھیجا کرتی تھیں۔ بلکہ انسان ہی کیا اگر کسی کا جانور بیمار ہے پھر بھی وہ ماں جی سے آ کر دعا کے لئے کہہ رہا ہے یہاں تک کہ اگر کسی کی بھینس دودھ میں ضد کر رہی ہے تو وہ گوندھے ہوئے آٹے کا پیڑہ لے کر آیا ہے کہ ماں جی اس پر دم کر دیں ماں جی دم کرتیں وہ جانور کو کھلاتے تو وہ دودھ دینے کے لئے تیار ہو جاتا۔ بیمار ڈاکٹر سے دوا لینے کی بجائے ماں جی کی دعاؤں سے صحت مند ہو جاتے۔

یہ بابرکت ماحول تو میں نے اپنی آنکھوں سے ہوش و حواس کے زمانے میں دیکھا۔ میں اور میری بہنیں تو ہمیشہ ماں جی کی دعاؤں سے فیضیاب ہوتے رہتے تھے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ آج بھی انہیں کی ان دعاؤں کا خزانہ ہے جس سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ اپنے احمدی ہونے کے اظہار کرنے سے پہلے ایک تائید الٰہی کا واقعہ بڑے مزے سے ہمیں سنایا کرتی تھیں کہ داتا زید کا میں احمدیہ بیت الذکر جو کچی تھی۔ اسے پختہ اینٹوں سے دوبارہ تعمیر کرنے کے لئے چندہ مانگا جا رہا تھا۔ ہمارے دادا نے چند روز قبل ایک بیل بیچ کر رقم دادی جان کو دی کہ اسے رکھ لیں۔ جب میں کوئی اور بیل خریدوں گا تو پیسے لے لوں گا۔ ماں جی نے اس رقم سے 5 روپے بیت الذکر کے لئے دے دئے جو اس زمانے میں ایک اچھی رقم تھی اور اپنے رب سے التجائیں کرتی رہیں کہ اللہ میری پردہ پوشی فرمانا۔ ایک دن دادا جان آئے اور کہا کہ وہ رقم لاؤ میں نے بیل خریدا ہے فرمایا کرتی تھیں کہ میں کمرے میں گئی دروازہ بند کیا اور بارگاہ رب العزت میں التجا کی کہ مولا تو ہی میری عزت رکھ سکتا اللہ تعالیٰ نے بشاشت عطا فرمائی۔ دل یقین سے بھر گیا کہ خدا نے دعا قبول کر لی ہے۔ رقم لا کر دادا جان کو دی کہ گن لو وہ کہنے لگے پگلی مجھے تم پر اعتماد نہیں۔ ماں جی نے اصرار کیا تو رقم گن کر کہا یہ تو پوری ہے تم ایسے ہی وہمی باتیں کر رہی ہو۔ دادا جان وہ پیسے لے کر چلے گئے اور ایک مجلس میں جہاں بیل خریدنے کا سودا ہوا تھا دو آدمیوں نے پیسے گن کر مالک کو دئے تو پھر بھی پورے تھے۔ کئی دن بعد پتہ چلا کہ اس میں سے پانچ روپے کم ہیں۔ رو رو کر کہا کرتی تھیں کہ میں شکر کے قابل کہاں تھیں یہ تو اس کی مہربانی ہے۔

''وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار''

ان کی قبولیت دعا کے واقعات تو بے شمار ہیں اور علاقہ کے کیا احمدی کیا غیر احمدی بلکہ عیسائی بھی گواہ ہیں اور داتا زید کا کے احباب تو ان کی قبولیت دعا کے عینی شاہد ہیں گاؤں کے ماحول میں اکثر پھل بیچنے والے اپنے سر پر ٹوکرا اٹھائے آتے تھے وہ کچھ پھل ماں جی کی خدمت میں پیش کیا کرتے تھے اور ماں جی وہ پھل محلّہ کے تمام بچوں میں تقسیم کر دیتی تھیں۔ مجھے اور میری بہنوں کو وہی حصہ ملتا تھا جو ہمارا بنتا تھا۔

ایک روز آپ صبح بیدار ہوئیں تہجد اور نماز فجر اور تلاوت قرآن کریم سے فارغ ہوکر ابا جی کا انتظار کررہی تھیں۔ جو نماز پڑھنے بیت الذکر گئے تھے۔ مجھے بار بار پوچھتی تھیں کہ نصراللہ کب آئے گا جب والد صاحب آئے تو کہنے لگیں کہ نصراللہ تم جلدی قاضی کوٹ ضلع گوجرانوالہ جہاں تایا جی عبداللہ رہتے تھے چلے جاؤ۔ تمہارا بھائی اس دنیا سے رخصت ہونے والا ہے۔ ابا جان سکول قلعہ کالروالا میں پڑھاتے تھے۔ کہنے لگے بے بے جی میں سکول میں بتا کر چلا جاتا ہوں۔ فرمانے لگیں نہیں سیدھے جاؤ ورنہ تم اپنے بھائی کو نہیں مل سکو گے۔ ابا جان سکول میں بتا کر سائیکل پر روانہ ہو گئے۔ لیکن ابھی قاضی کوٹ سے کچھ فرلانگ پر تھے جہاں میرے پھوپھا کا کنواں ہے اور جس کا نام سرکاروالا ہے کہ ایک آدمی آرہا تھا کہنے لگا ابھی دس منٹ پہلے آپ کے بھائی اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔

ایک مرتبہ ابا جان نے ماں جی کو نئے کپڑے سلوا کر دئے اور کہا کہ یہ پہن لو اور خود عصر کی نماز پڑھنے بیت الذکر چلے گئے۔ اسی اثناء میں ایک عورت آئی کہنے لگی ماں جی آپ نے نئے کپڑے پہنے ہیں مجھے دیکھیں میرے کپڑے پھٹے پرانے ہیں۔ حضرت ماں جی نے اسی وقت نئے کپڑے اسے دے دئے اور خود پرانے پہن لئے والد صاحب نماز کے بعد آئے تو دیکھا تو ماں جی سے پوچھا کہ ابھی تو میں نئے کپڑے پہنا کر گیا تھا یہ کیا ہوا ساری بات کا جب پتہ چلا تو سخت ناراض ہوئے اور ماں جی سے خفگی کا اظہار کیا ادھر ماں جی افسردہ ہوگئیں اور کہنے لگیں آئندہ کبھی تم مجھے نہ لا کر دینا میں نے جس کی راہ میں دئے ہیں وہ خود ہی مجھے عطا فرمائے گا۔ انشاء اللہ۔ میں اس واقعہ کا چشم دید گواہ ہوں کہ ابھی اس دن کا سورج غروب نہیں ہوا کہ ہمارے دروازے پر دستک ہوئی میں نے کھولا تو ایک آدمی سر پر ٹوکری اٹھائے کھڑا تھا ماں جی کو سلام کر کے کہنے لگا کہ میں مرید کے سے آیا ہوں وہاں ہمارے گاؤں کے ممبر کی بیٹی نے یہ مٹھائی اور دو سوٹ آپ کے لئے بھیجے ہیں وہ آپ سے اولاد نرینہ کے لئے دعا کے لئے کہا کرتی تھیں آج اللہ تعالیٰ نے اسے بیٹا دیا ہے۔ وہ کہتی ہے سب سے پہلے ماں جی کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ مٹھائی اور دو نئے جوڑے کپڑوں کے لے جاؤ اور ان کا شکریہ ادا کرو۔ پھر ماں جی بار بار ابا جان سے کہتی تھیں تم نے مجھے لا کر کیا دیا کہ جب میں نے خدا کی راہ میں دے دیا تو اس قدر غصے ہو رہے تھے دیکھو میرے مولیٰ نے جس کی خاطر میں نے غریب عورت کو اپنے کپڑے دئے تھے ایک نہیں دو جوڑے کپڑوں کے بھیجے ہیں اور صرف کپڑے ہی نہیں مٹھائی بھی بھیجی ہے۔

گاؤں اور علاقہ کا ہر چھوٹا بڑا ماں جی کا بہت احترام کرتا تھا یہاں تک کہ جب آپ کسی گھر یا گلی میں سے گزر رہے ہوتے تو عورتیں اور بچیاں احتراماً اپنے سر پر لئے دوپٹے کو ٹھیک کر لیتیں کہ ماں جی آرہی ہیں کہیں ہمارا پردہ ڈھیلا ڈھالا تو نہیں ہے۔ جب آپ سے عورتیں اور بچیاں ملتی تو سب سے پہلے پوچھا کرتی تھیں کیا نماز باقاعدگی سے پڑھتی ہو اگر جواب ہاں میں ہوتا تو خوش ہوتیں اور دعائیں دیتیں اور اگر نمازوں میں سستی ہوتی تو کہا کرتی تھیں ہائے بدبختے اللہ میاں کو کیا جواب دو گی۔ آپ مخلوق خدا سے بہت ہمدردی کرنے والا وجود تھیں۔ انسانوں سے لے کر جانوروں پرندوں تک کا خیال رکھتی تھیں۔ اپنے کھانے میں سے جانوروں اور پرندوں کو دے دیتیں۔ جانور اور پرندے آپ کے آس پاس پھرتے رہتے تھے اور آپ انہیں اپنی روزمرہ کی خوراک سے بچا کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے زمین پر پھینکتی تھیں تاکہ پرندے کھا لیں۔ جب میں پانچویں جماعت میں تھا اور والد محترم کے ساتھ قلعہ کالر والہ سکول جایا کرتا تھا۔ گرمیوں کے موسم میں ابا جان شدید بیمار ہو گئے۔ ہم رات کو اپنے مکان کی چھت پر سوئے ہوئے تھے کہ آدھی رات کے وقت آپ کی طبیعت سخت خراب ہوگئی۔ آپ نے میری والدہ صاحبہ کو بلایا ہم سب بچوں کو گلے لگایا اور کہا کہ اب میرا آخری وقت آگیا ہے۔ ہم سب کو نصائح کیں ان میں ایک نصیحت یہ بھی تھی کہ میرے بعد زمین وغیرہ بیچ کر ربوہ چلے جانا اور وہاں بچوں کو پڑھانا تا اس ماحول میں اچھی تربیت حاصل کر سکیں۔ پھر ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے۔ ہم سب نے زور زور سے رونا شروع کر دیا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ہمارے ابا جان کے مکرم مبشر احمد باجوہ صاحب جن کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے پنجابی نظم لکھی ہے سے بہت قریبی روابط تھے۔ آپ کے والد محترم لالہ محمد شفیع اور ان کے چھوٹے بھائی مکرم منیر احمد باجوہ جو آج کل جماعت احمدیہ داتا زید کا کے صدر جماعت ہیں سب سے پہلے ہمارے مکان پر پہنچے تھے۔ پھر سارا گاؤں بھی امڈ آیا یہاں تک کہ خطرہ پیدا ہوگیا کہ کہیں مکان کی چھت ہی نہ گر جائے۔ والد صاحب کی چارپائی نیچے صحن میں لائی گئی ماں جی صحن میں جو کافی کھلا تھا سویا کرتی تھیں۔ کیونکہ چھت پر جانے کے لئے سیڑھیاں چڑھنا ان کے لئے مشکل تھا۔ داتا زید کا کے امیر مکرم بشیر احمد صاحب باجوہ نے ایک عمدہ نسل کی گھوڑی رکھی ہوئی تھی۔ آپ نے اسی وقت مکرم احمد دین چوکیدار کو اپنی گھوڑی پر قلعہ کالروالا سے مکرم ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب کو بلانے کے لئے بھیج دیا۔ ادھر جب ماں جی کو یہ خبر ملی کی ان کے بیٹے کی حالت ایسی ہے کہ بچنا مشکل ہے وضو کیا اور جائے نماز لیا اور بارگاہ رب العزت میں سجدہ ریز ہوگئیں۔ گریہ زاری اور بے قراری سے اپنے رب کے دروازہ کو اس طرح کھٹکھٹایا کہ اللہ میاں ایک دفعہ میرا پتر میرا بیٹا مجھے دے دے ڈاکٹر صاحب تشریف لائے ابا جان کو دیکھا چیک کیا اور کہا ان کے بچنے کی کوئی امید نہیں ہے آپ کفن دفن کا انتظام کر لیں۔ مجھے وہ وقت یاد ہے کہ جب نماز فجر کی اذانیں ہورہی تھی محترم ڈاکٹر صاحب واپس قلعہ کالر والا روانہ ہو گئے۔ پھر گھٹیالیاں میں ڈاکٹر عارف صاحب تھے ان کو بلایا گیا۔ انہوں نے کہا میں کوشش کرتا ہوں کچھ کہہ نہیں سکتا کہ یہ بچ سکیں گے یا نہیں ادھر ماں جی اپنے رب کے حضور عاجزانہ التجاؤں میں مصروف تھیں۔ ابا جان قلعہ کالروالا میں پڑھاتے تھے اور مکرم ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب بھی وہیں رہتے تھے انہوں نے وہاں جا کر کہہ دیا کہ نصراللہ خان کے بچنے کی امید نہیں ہے اور حقیقت میں ایسے ہی لگتا بھی تھا۔ میں جب دن 11 بجے اپنے جانوروں کو راجباہ سے پانی پلانے کے لئے لے جا رہا تھا تو سکول کے اساتذہ آرہے تھے۔ مجھے ملے تو پوچھا جنازہ کب ہونا ہے۔ میرے قریب ہی ایک بزرگ تھے کہنے لگے توبہ کرو ابھی ڈاکٹر کوشش کر رہا ہے دعا کرو اللہ انہیں صحت دے اور ایسی باتیں نہ کرو۔ سب لوگ ماں جی کی ضعیف العمری کے باعث پریشان تھے کہ ماں جی سجدہ میں پڑی ہیں نہ کھاتی ہیں نہ پیتی ہیں اور ایک ہی التجا اپنے رب سے کرے جا رہی ہیں کہ اللہ میاں مجھے میرا پتر (بیٹا) دے دے۔ کچھ ادویات منگوانے کے لئے بھائی منیر احمد صاحب لاہور جا چکے تھے دوپہر کو وہ بھی لوٹ آئے وہ استعمال کرائی گئیں۔ سہ پہر کو جب دن ڈھلنے لگا تو ماں جی سجدہ سے اٹھ گئیں اور کہنے لگیں اللہ میاں نے میرا بیٹا مجھے واپس کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد والد صاحب کو دو تین بار کھانسی آئی تو ماں جی کہتی تھیں کہ دیکھا خدا تعالیٰ نے میری التجا قبول کر لی۔ محترم والد صاحب دو تین ماہ تک بیمار رہے۔ نہ چل پھر سکتے تھے نہ حافظہ ہی کام کرتا تھا نہ کسی عزیز رشتہ دار کا پتہ لگتا تھا۔ لوگ مجھے پکڑ کر کہتے تھے کہ یہ آپ کا بیٹا ہے لیکن والد صاحب کہتے تھے کہ نہیں تم سب مجھ سے مذاق کرتے ہو۔ قرآن مجید جو یاد تھا سب بھول چکے تھے پھر آہستہ آہستہ صحت بحال ہوتی گئی اور حافظہ بھی بحال ہوتا گیا۔ ابا جان اکثر کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے میری والدہ کی دعاؤں کے طفیل مجھے دوسری زندگی عطا فرمائی ہے۔ اس کے بعد والد محترم ایک لمبا عرصہ زندہ رہے سکول بھی پڑھاتے رہے اور بالآخر ریٹائر ہوئے اور پنشن بھی لیتے رہے اور اچھی صحت بھی پائی۔ والد صاحب نے مجھے اور میری بہن کو ربوہ سکول میں داخل کروا کر ہماری تعلیم مکمل کروائی جب ہم ربوہ پڑھ رہے تھے گاؤں میں ایک دن بارش آئی والدہ پڑوس میں گئی ہوئی تھیں ماں جی اور میں گھر میں اکیلے تھے چارپائی کھینچ کر برآمدہ میں جا رہے تھے کہ گر کر معمولی چوٹ آئی والدہ گھر آئیں تو ان کو بتایا انہوں نے گرمائش دی اور بات آئی گئی ہوگئی۔ دسمبر کے دن تھے رات کو اندر سوئے ہوئے تھے کہ ماں جی نے دروازہ کھول دیا والد صاحب کہنے لگے بے بے دروازہ کیوں کھولا ہے کہنے لگیں مجھے کسی نے باہر آواز دی ہے والد صاحب نے کہا اگر آواز دی ہوتی تو میں تو دروازے کے بالکل قریب سویا ہوں میں ضرور سنتا کہنے لگیں نہیں پتر تو سویا ہوا تھا۔ والد صاحب نے دروازہ بند کر دیا۔ ماں جی بستر پر لیٹ گئیں اور والد صاحب کو اپنے پاس بلا لیا والدہ بھی اٹھ گئیں۔ ماں جی سب کو سلام بھجوانے کی تاکید کرنے لگیں اور ساتھ یہ کہنا شروع کر دیا کہ اب میرا آخری وقت قریب آگیا ہے والد صاحب بار بار کہتے رہے کہ بے بے معمولی چوٹ ہے ایک دو دن میں آرام آجائے گا۔ ماں جی ہر ایک کا نام لے کر اسے سلام کہتی رہیں جہاں تعلق تھا سب کو یاد کیا اور سلام دیا۔ مجھے اور میری بہن ہم ربوہ پڑھتے تھے ہمارا خاص ذکر کرتی رہیں بہت دعائیں دیں اور کہنے لگیں اب انہوں نے مجھے کہاں ملنا ہے میرا ان کو پیار دینا وہ بہت پڑھیں گے اور بہت ترقی کریں گے بار بار ہم دونوں کو یاد کرتیں سلام دعا اور پیار دیتیں والدہ صاحبہ کا بہت شکریہ ادا کیا کہ تم نے میری بہت خدمت کی ہے اللہ بہت بہت جزا دے گا یہ باتیں ہو رہی تھیں ادھر نمود سحر تھی مؤذن نے اللہ اکبر سے اذان شروع کی اور ماں جی نے باتیں کرتے کرتے ایک لمبا سا سانس لیا اور اپنی جان مالک حقیقی کے سپرد کر دی۔ آپ نے 108 سال کی لمبی عمر پائی بہشتی مقبرہ ربوہ کے قطعہ نمبر 7 میں ابدی نیند سو رہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے کہ وہ مبارک وجود جب تک زندہ رہا ہر سانس کے ساتھ اپنے رب العزت کو بڑی عاجزی اور انکساری سے یاد کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بنی نوع انسان سے محبت کرتا ہوں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع انسان سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدۂ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول۔

(اربعین۔ روحانی خزائن جلد 17 ص 344)

ع۔ناصر

سانحہ لاہور 28 مئی 2010ء کو راہ مولیٰ میں قربان ہونے والا

میرا بھتیجا۔نورالامین

نورالامین 1974ء میں واہ کینٹ میں پیدا ہوا۔ابھی ایک سال کا تھا کہ والد کی وفات ہوگئی۔ نورالامین کی والدہ نسیم اختر صاحبہ عین جوانی میں بیوہ ہوگئیں اور ایک سال کے بچے کے ساتھ اپنے ماں باپ کے پاس منتقل ہوگئیں۔ اس کے نانا اکرام قریشی صاحب اور نانی مبارکہ بیگم صاحبہ نے ان دونوں کو اپنی آغوش میں لے لیا۔ یہ لوگ نانا، نانی کے ہمراہ حیدرآباد چلے گئے اور وہیں اس نے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ان کی والدہ نسیم اختر صاحبہ سلائی کا کام بہت اچھا جانتی تھیں۔ وہیں انہوں نے سکول میں بچیوں کو سلائی سکھانے کے لئے ملازمت کرلی اور اپنے حلقہ کی صدر منتخب ہوگئیں۔ اس کے بعد کراچی چلے گئے۔ نانا قریشی اکرام صاحب اور نانی مبارکہ بیگم صاحبہ کے ساتھ۔ ساری عمر اس نے نانا، نانی اور والدہ کے سایہ میں بسر کی اور بہترین تربیت حاصل کی۔ان کی والدہ کی توجہ نے اس کو جماعت سے محبت، خلافت سے تعلق کی وجہ سے بہترین احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بننے میں مددی دی۔ F.A. کراچی سے کیا۔ کراچی جماعت کے ساتھ ہمیشہ رابطہ رہا۔ان کے خاندان میں فوٹوگرافر بہت ہیں۔اسی وجہ سے اس کو بھی فوٹوگرافی کا شوق تھا جماعتی نمائشوں میں حصہ لینا ہر کام میں آگے آگے ہونا۔انعام حاصل کرنا۔کئی دفعہ بہت اچھے انعام حاصل کئے۔نانا، نانی کی بہترین توجہ اور محبت سے پلنے والا یہ بچہ بچپن سے ہی شہزادہ لگتا تھا۔کسی طور محسوس نہیں ہوتا تھا کہ یہ بیوہ ماں کا یتیم بچہ ہے۔اس کو انہوں نے ایسے پالا کہ اس کو آخر دم تک یتیمی کا احساس نہ ہونے دیا۔

ان کے رشتہ کے ایک عزیز نے اس کے فوٹوگرافی کے شوق کو دیکھتے ہوئے Pakistan Navy میں اس کو فوٹوگرافر کی حیثیت سے نوکری دلا دی۔اس نے اپنے محکمہ میں اپنی کارکردگی سے اپنے افسران اپنے ساتھیوں کے دل جیت لئے۔ سب خوش تھے۔راہ مولیٰ میں قربان ہونے کے بعد سب افسران مع بیگمات کے اور سب ساتھی تشریف لائے۔اس کی کارکردگی اور حسن سلوک کو سراہا۔اس کا ایک ساتھی آیا اس نے کہا کہ کئی سالوں سے میری سواری نہ ہونے کی وجہ سے مجھے آفس لے کر جانا اور واپس لانا اسی کا کام تھا۔ راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے دن بیوی کو فون کیا کہ TV لگاؤ اور دیکھو اور دعائیں کرو۔ میں نے اسے فون کیا کیونکہ یہ ہمیشہ بیت الذکر ماڈل ٹاؤن میں عید، جمعہ ہر موقع پر ڈیوٹی دیتا، تقریباً نمازیں بھی وہیں پڑھتا تھا۔ میں نے پوچھا کہاں ہو، اس نے کہا پھوپھو میں دارالذکر میں ہوں یہاں کچھ اچھا نہیں ہے بس دعائیں کریں۔ہم سب لوگ دعائیں کررہے تھے۔ میں بار بار فون کرتی لیکن فون کون اٹھاتا جانے والا تو کب کا خدا کے حضور حاضر ہوچکا تھا۔ اکلوتا ہونے کی وجہ سے دوسرے اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے اپنے کام چھوڑ کر دوسروں کے ایک دفعہ بلانے پر حاضر ہونے والا، مسکرا کر خوشی سے ملنے والا، کبھی کسی سے تلخ کلامی نہ کرنے والا، ہر ایک کا منظور نظر تھا۔ والدہ کی جان تھا نانا، نانی کی آنکھوں کا تارا تھا۔ والدہ نے غیر احمدی خاندان کی لڑکی کو اجلاسوں میں شرکت کراکے، کتابیں پڑھوا کر ہر طرح سے مکمل احمدی لڑکی بنا کر بیعت کراکے اپنے بیٹے کی زندگی میں شامل کر دیا۔لیکن اپنی زندگی میں شدت کی بیماری، گردے، دل کی تکلیف، ہر طرح کی تکلیفیں سہیں۔ بیٹے نے بھی ماں کی ہر طرح خدمت کی۔ آدھی رات کو طبیعت خراب ہوئی اسی وقت ڈاکٹر کے پاس لے کر گیا۔ علاج معالجہ میں کوئی کسر نہ چھوڑی، آخر اس دنیا سے چلی گئیں۔ان کے جانے کے بعد اللہ نے اس کو دو بیٹیاں اور ایک بیٹا دیا اور ایک بیٹا اس کے راہ مولیٰ میں قربان ہونے کے 18 دن بعد پیدا ہوا۔ بیٹے دونوں تحریک وقف نو میں شامل ہیں۔ راہ مولیٰ میں قربان ہونے کے بعد جماعت کی بڑی مقدس ہستیاں ہر شہید کے گھر میں گئیں ان کے گھر بھی آئیں اور ہر طرح تسلی اور دلاسہ دیا۔ جماعت نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو تنہا نہیں چھوڑا۔ ربوہ میں بہت اچھا گھر اور زندگی کی ہر سہولت دی۔ عزیزہ رشتہ داروں، غیر از جماعت دوستوں نے ہر طرح کی مدد کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فون کیا اور کہا آپ نے اپنی اور بچوں کی فکر نہیں کرنی، ہر طرح کی تسلی دی جس سے سب کو بہت خوشی اور سکون ہوا۔ اس کی میت کو محکمہ نے اپنی تحویل میں لے لیا اور کہا کہ آپ اگر کراچی یا کسی اور جگہ تدفین چاہتے ہیں تو ہم وہاں بھی لے جائیں گے۔ پاکستانی جھنڈے میں تابوت لپیٹ کر اوپر پھول رکھ کر انہوں نے اپنی روایت کے مطابق میت گھر پہنچائی اور سب کو دیدار کرایا۔ وہ ایسا وقت تھا کہ دل سینوں سے باہر نکلے جارہے تھے۔اس کے چہرے پُرسکون، چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آنکھیں اور منہ بند جیسے سورہا ہو۔سب نے روتی آنکھوں اور دعاؤں کے ساتھ آخری دیدار کیا اور رخصت کیا۔ آج ربوہ میں ابدی نیند سورہا ہے۔

خلافت سے اور جماعت سے وفا کا تعلق تھا۔ 27 مئی کو مٹھائی بنوا کر لایا اور اپنے احمدی اور غیر احمدی دوستوں کو بھجوائی۔ چندہ کا حساب کتاب تنخواہ لاتے ہی پہلے چندہ علیحدہ کرکے پھر گھر کے اخراجات کے لئے استعمال کرتا تھا۔ ان راہ مولیٰ میں قربان ہونے والوں کو تو خدا تعالیٰ نے اتنے بڑے رتبہ سے نوازا۔ پورے خاندان کے لئے فخر کا سبب بنا۔لیکن درندوں کو دہشتگردوں کو کیا ملا۔

نورالامین کے دادا حضرت فیض احمد صاحب حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے۔ بچپن میں انہیں (ہمارے خاندان کا بہت بڑا نام) حضرت حافظ روشن علی صاحب (کزن) قادیان لے گئے انہوں نے میٹرک قادیان سے کیا اور حضرت مسیح موعود کی بیعت کی۔ اسلامیہ کالج لاہور سے F.A. کیا۔ ان کی آواز بہت اچھی تھی کالج کی اسمبلی میں صبح تلاوت کرتے تھے۔ جس دن نہ کرسکتے پروفیسر کہتے فیض احمد کو بلاؤ تلاوت بہت اچھی کرتا ہے لیکن ہے مرزائی۔

اللہ تعالیٰ ہمارے تمام راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے بھائیوں اور بچوں کو اپنے خاص جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے بچوں کو نیک اور خادم دین بننے کی توفیق دے۔ آمین

ہو فضل تیرا یا رب یا کوئی ابتلا ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

ہاتھ سے کام کرنے کی روح کو دوبارہ زندہ کیا جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

میں خدام کو اس طرح توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آئندہ سالوں میں ہاتھ سے کام کرنے کی روح کو دوبارہ زندہ کیا جائے اور خدام سے ایسے کام کرائے جائیں جن میں وہ ہتک محسوس کرتے ہوں اور وہ کام انفرادی طور پر کرائے جائیں۔ جس وقت قادیان کے تمام خدام جمع ہوں اور وہ سب ایک ہی کام کررہے ہوں تو انہیں اس وقت کسی کام میں ہتک محسوس نہیں ہوتی۔ کیونکہ ان کے دوسرے ساتھی بھی ان کے ساتھ اسی کام میں شریک ہوتے ہیں لیکن اگر ایک خادم اکیلا کوئی کام کررہا ہو اور اس کے ساتھی اسے دیکھیں تو وہ ضرور ہتک محسوس کرے گا۔ میرا اس سے یہ مطلب نہیں کہ اجتماعی طور پر کوئی کام نہ ہو۔ بے شک اجتماعی طور پر بھی ہو لیکن انفرادی کام کے مواقع بھی کثرت سے پیدا کئے جائیں۔ مثلاً کسی غریب کا آٹا اٹھا کر اس کے گھر پہنچا دیا جائے یا کسی غریب کا چارہ اٹھا کر اس کے گھر پہنچا دیا جائے یا کسی غریب کی روٹیاں پکوا دی جائیں۔ جب خادم روٹیاں پکوانے جائے گا تو دل میں ڈر رہا ہوگا کہ مجھے کوئی دیکھ نہ لے اور اگر کوئی دوست اسے رستے میں مل جائے تو اسے کہے گا میری اپنی نہیں فلاں غریب کی ہیں۔ اس کا یہ اظہار کرنا اس بات کی دلیل ہوگا کہ وہ اس کام کو ہتک آمیز خیال کرتا ہے۔ یہ پہلا قدم ہوگا۔ اسی طرح بعض اور کام اسی نوعیت کے سوچے جاسکتے ہیں ایسے کام کرانے سے ہماری غرض یہ ہے کہ کسی خادم میں تکبر کا شائبہ باقی نہ رہے اور اس کا نفس مرجائے اور وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہر ایک کام کرنے کو تیار ہوجائے۔

(مشعل راہ جلد اول ص 439)

مکرم فلاح الدین صاحب

میرے والد مکرم محمود علی صاحب کا ذکر خیر

میرے پیارے ابا جان 5/اپریل 1953ء کو فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔آپ پیدائشی اہل سنت تھے۔آپ نے اپنے والد، والدہ اور بہن بھائیوں کے ہمراہ 1964ء میں خلیفہ وقت کے ہاتھ پر بیعت کی۔آپ کے والد نے مباحثات، تحقیقات اور غور وفکر کے بعد بیعت کی تھی۔میرے ابا جان 1974ء کے ہنگاموں کے بعد فیصل آباد سے ربوہ شفٹ ہوگئے۔آپ چار بہن بھائی تھے۔اور اپنے بہن بھائیوں میں تیسرے نمبر پر تھے۔1976ء میں آپ کی شادی میری والدہ مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ بنت مکرم حافظ عبدالکریم صاحب سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو 5 بیٹیوں اور دو بیٹوں سے نوازا۔آپ نے اپنے دونوں بیٹوں کو خدا کی راہ میں وقف کردیا۔آپ نے اپنی اولاد کی بچپن سے ہی نہایت اعلیٰ رنگ میں تربیت کی انہیں دینی اور دنیاوی دونوں امور سے متعارف کروایا۔آپ اصولوں کے پابند اور نرم دل شخصیت کے مالک تھے۔آپ ہر مشکل کا وقت نہایت ہی صبر واستقامت سے مقابلہ کرتے تھے۔اسی طرح سے ہی آپ نے اپنی اولاد کو بچپن سے ہی اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا اور زندگی کی ہر مشکلات ومصائب کا سامنا صبرو استقامت اور حوصلہ کے ساتھ کرنا سکھایا۔آپ کو اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ تھا۔آپ نے اپنی زندگی میں ہر کام کیا اور کبھی کسی کام کو عار نہ سمجھا۔آپ کا اپنی اولاد سے نہایت ہی پیار ومحبت کا سلوک تھا اور آپ چاہتے تھے کہ آپ کی اولاد دینی و دنیاوی ترقیات حاصل کرے۔آپ کی اولاد کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازا۔آپ کی دلی خواہش تھی کہ آپ کے خاندان میں بھی کوئی مربی سلسلہ ہو۔چنانچہ خاکسار آپ کی اس خواہش کا احترام کرتے ہوئے آپ کے خاندان میں پہلا مربی سلسلہ بنا۔

آپ نہایت مخلص احمدی تھے۔اور اپنی ذات میں خاموش طبع انسان تھے۔جب کبھی بھی آپ کو فارغ وقت ملتا آپ دینی کتب خاص طور پر روحانی خزائن اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کتاب ہومیوپیتھی کا مطالعہ کرتے تھے۔آپ دینی امور پر بحث کرنا پسند کرتے تھے۔یہی وجہ تھی کہ آپ جہاں کہیں بھی جاتے موقع کی مناسبت سے دعوت الی اللہ کرتے رہتے تھے۔

آپ نہایت بہادر انسان تھے۔1987ء میں جب آپ نے شاہدرہ لاہور میں اپنا ذاتی گھر بنایا تو محلّہ میں آپ کا اکیلا احمدی گھر تھا۔اور لوگوں کی مخالفت کے باوجود آپ ثابت قدم رہے۔اور اپنی اولاد کو بھی ہر موقع پر ثابت قدم رہنے کی تلقین کی۔

آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وصیت کی تحریک پر وصیت کی۔آپ بزرگوں کا بہت احترام کرتے تھے اور چھوٹے سے شفقت کرتے تھے۔آپ نے اپنے والد صاحب کے آخری وقت میں ان کا بہت ساتھ دیا۔ہر لحاظ سے ان کا خیال رکھا اور ان کی بہت خدمت کی اور اپنے والد صاحب کی دعاؤں کا وارث بنے۔

2010ء میں جب میری والدہ صاحبہ کینیڈا چلی گئیں تو آپ نے اپنی اولاد کو ماں اور باپ دونوں کا پیار دیا۔اپنی اولاد کو ماں کی کمی کا احساس نہ ہونے دیا۔آپ بڑے درویش انسان تھے۔آپ گھر رہ کر اپنی اولاد کا انتظار کرتے ان کے لئے کھانا پکا کر رکھتے اور رات کو اکٹھے ہو کر کھانا کھاتے اور دن بھر کے واقعات اپنی اولاد سے ماں کی طرح پوچھتے اور ہمیں اس بات کا بھی احساس نہ ہونے دیا کہ ہماری ماں ہم سے دور ہے۔

مورخہ 27 نومبر 2011ء رات 12 بجے آپ کو اچانک دل میں تکلیف محسوس ہوئی۔اپنے بڑے بیٹے کے ساتھ ہسپتال گئے اور معائنہ کرانے پر پتہ چلا کہ دل کا دورہ ہے۔آپ کو فوراً میو ہسپتال ایمرجنسی میں لے جایا گیا انہوں نے کچھ گھنٹے علاج کرنے کے بعد وارڈ میں شفٹ کردیا۔مگر خدا کی تقدیر کو کچھ اور ہی منظور تھا۔28 نومبر 2011ء رات 11 بجے آپ کو دوسرا دل کا دورہ پڑا اور چند منٹوں کی تکلیف کے بعد آپ اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔

آپ نے اپنے پسماندگان میں ایک بیوہ 5 بیٹیاں اور 2 بیٹے چھوڑے ہیں۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت وبخشش فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل وحوصلہ عطا فرمائے۔(آمین)

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کرے

مسلمان اور آرکیٹیکچر

نوکدار محراب جو یورپین طرز تعمیر کا حصہ ہے اور جو گرجا گھروں کی تعمیر میں نمایاں ہے۔وہ بھی مسلمانوں نے یورپ کو دیا۔اس کے علاوہ Dome Building` Rose Windows وغیرہ وغیرہ بھی اسلامی آرکیٹیکچر کا حصہ ہے۔یورپ کے محلات بنانے میں بھی اسلامی طرز تعمیر کا حصہ ہے۔ہنری پنجم کے محل کا آرکیٹیکٹ بھی ایک مسلمان تھا۔

غزل

عجب طرح کے لوگ ہیں طبیعتیں بدل گئیں
عنایتوں کے دور میں ضرورتیں بدل گئیں

نہ رات کو قرار ہے، نہ دن کو ہی سکون ہے
جو آئے تیرے شہر میں تو راحتیں بدل گئیں

خیال بھی اسی طرح، غزل بھی ہے اسی طرح
فصاحتیں بدل گئیں، بلاغتیں بدل گئیں

مرے جو ہاتھ میں تھا ترا وہ دستِ خوشنما
وہیں پہ لمحے رک گئے کہ ساعتیں بدل گئیں

کبھی جو دل کے درد تھے تو اب جہاں کے روگ ہیں
تڑپ اسی طرح سے ہے، قیامتیں بدل گئیں

ابھی تو خشک تھی زمیں، یہ خوشبوؤں کو کیا ہوا
زمین ہی بدل گئی کہ بارشیں بدل گئیں

بلا کا حبس تھا یہاں، بلا کا اب قرار ہے
عجیب سی ہوا چلی کہ سب رُتیں بدل گئیں

ابھی تو یاں پڑاؤ تھا، تھیں منزلیں قریب تر
اے رہنما بتا کہ کیوں مسافتیں بدل گئیں

دل ونگاہ صاف ہیں، میں قبلہ رُو کھڑا بھی ہوں
یہ کیا ہوا کہ پھر مری عبادتیں بدل گئیں

چکور کی تڑپ یہ ہے کہ چاند اس کے پاس ہو
یہ دور اب نیا سا ہے حکایتیں بدل گئیں

مرے سفیر سے کہو فرازؔ وہ نہیں رہا
وہ لگتا غیر غیر ہے کہ عادتیں بدل گئیں

اطہر حفیظ فراز

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تکمیل ناظرہ قرآن

مکرم احسان اللہ خالد صاحب فیکٹری ایریا سلام ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بیٹے ذیشان احمد طاہر نے چار سال اور تین ماہ کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ مکمل کر لیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو قرآن کریم پڑھنے، سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

لاہور میں ایک کمپنی کو اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے۔ ایسے افراد جنہوں نے B.Com کیا ہو اور کمپیوٹر کا استعمال جانتے ہوں۔

رابطہ کیلئے۔ مکرم کاشف صاحب 0300-8100779

لاہور میں واقع ایک انجینئرنگ کمپنی کو B.Sc مکینیکل انجینئر، آٹو کیڈ آپریٹر اور ڈرافٹس مین کی ضرورت ہے۔ خواہشمند افراد رابطہ کریں۔

مکرم نصیر صاحب: 0333-4304182

ڈیفنس لاہور میں ایک ڈرائیور کی ضرورت، رابطہ کیلئے۔

مکرم حامد صاحب: 0321-4462047

گلبرگ لاہور میں واقع ایک کمپنی کو ایک آفس بوائے کی ضرورت ہے۔ رہائش بذمہ کمپنی ہوگی۔ رابطہ کیلئے

مکرم شرجیل صاحب: 0321-4698340

کراچی میں ایک ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ رابطہ کیلئے۔ مکرم ظفر احسان صاحب 0300-9488748

ربوہ میں US بیس کمپنی کو ٹیلی مارکیٹنگ کیلئے ایسے افراد کی ضرورت ہے جو 5Band کے ساتھ IELTS یا سپوکن انگلش کا کورس مکمل کر چکے ہوں یا انگلش روانی سے بول سکتے ہوں فوری رابطہ کریں۔

مکرم خالد حسن صاحب: 0322-5144940

ربوہ میں آرٹیکلز لکھوانے کیلئے ایسے افراد کی ضرورت ہے جو انگلش میں اپنا مفہوم لکھ کر واضح کر سکیں اور کمپیوٹر استعمال کرنے میں مہارت رکھتے ہوں۔ رابطہ کیلئے۔

مکرم حنان احمد صاحب: 0322-7836871

(نظارت صنعت وتجارت)

فضل عمر ہاکی کلب ربوہ کے زیر اہتمام
ہاکی کا ایک دوستانہ میچ

مکرم سید فرخ احمد صاحب صدر فضل عمر ہاکی کلب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مجلس صحت مرکزیہ اور تزئین ربوہ کمیٹی کے تعاون سے فضل عمر ہاکی کلب ربوہ کے تحت روزانہ ہاکی کی گیم جاری ہے۔ فضل عمر ہاکی کلب ربوہ کیلئے دارالرحمت شرقی ربوہ میں ایک گراؤنڈ تزئین ربوہ کمیٹی کے تحت تیار کروائی گئی ہے۔ 20 فروری کے حوالہ سے فضل عمر گرین اور فضل عمر ریڈ کے درمیان فضل عمر ہاکی کلب ربوہ کی گراؤنڈ میں ایک دوستانہ میچ کھیلا گیا۔ مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کیلئے میچ دیکھا۔ تمام کھلاڑیوں کا آنمکرم سے تعارف بھی کروایا گیا۔ یہ میچ 2-2 گول سے برابر رہا۔

سانحہ ارتحال

مکرم سلمان احمد داؤد صاحب دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری نانی امی محترمہ جنت بی بی صاحبہ زوجہ مکرم مہر بشیر احمد صاحب مرحوم مورخہ 7 فروری 2012ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں انتقال کر گئیں۔ آپ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں پڑھائی۔ اور آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ آپ ایک نیک خاتون تھیں۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کے ساتھ ساتھ تہجد کی بھی پابند، باقاعدگی سے روزانہ صبح قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتی اور حضور انور کا خطبہ جمعہ بہت توجہ سے سنا کرتی تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں تین بیٹیاں محترمہ بلقیس اختر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اقبال بشیر احمد صاحب نائب آفیسر خزانہ، مکرمہ نسرین اختر صاحبہ اہلیہ مکرم داؤد احمد صاحب اور مکرمہ رخسانہ یاسمین صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرؤف صاحب جرمنی چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

ایک شرط بیعت

حضرت مسیح موعودؑ شرائط بیعت میں فرماتے ہیں۔

''عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔''

مخلوق خدا کی ہمدردی اور ان کی خدمت کا ایک موقع اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب کوئی شخص بیمار ہو جائے۔ بیماروں کی ایک کثیر تعداد ایسی ہے جو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں دور و نزدیک سے آتی ہے لیکن وہ اپنا علاج معالجہ خود کروانے کی استطاعت نہیں رکھتی۔ احمدی احباب وخواتین کے عطیات کے ذریعہ ہی انہیں علاج کی ہر ممکن سہولت مفت فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن سب ضرورت مندوں کیلئے یہ خدمت بجالانا احباب جماعت کے خاص تعاون سے ہی ممکن ہے احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے عطایاجات ہسپتال صدر انجمن احمدیہ کی مد امداد نادار مریضاں میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

مکرم ملک منیر احمد صاحب کارکن دفتر منصوبہ بندی برائے دعوت الی اللہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خالہ ساس مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم ملک مجید احمد خان صاحب آف کراچی کافی دنوں سے شدید بیمار ہیں۔ ان کی حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت وسلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ کی مضافاتی کالونیوں میں پلاٹس کی خرید وفروخت

جو احباب مضافاتی کالونیوں میں پلاٹس کی خرید وفروخت کریں وہ منظور شدہ پراپرٹی ڈیلرز کی معرفت سودا کریں بہتر ہے سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ چیک کر لیں۔

جن کالونیوں میں پلاٹس خریدنا چاہیں تو اس امر کی تسلی کر لیں کہ کالونی منظور شدہ ہے تاکہ بعد میں کوئی پریشانی نہ ہو۔ اگر کسی وضاحت کی ضرورت ہو تو مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی سے رابطہ کریں۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

محترم میاں محمد یٰسین صاحب سہارنپوری

محترم میاں محمد یٰسین صاحب گو کہ حضرت اقدس کے رفیق نہ تھے لیکن بڑے یقین اور اخلاص سے احمدیت قبول کرنے والے تھے۔ آپ اصل میں سہارنپور کے رہنے والے تھے لیکن اپنے کاروبار کے سلسلے میں کوہ منصوری (بھارت) میں اپنے بھائی مکرم میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب کے ساتھ مقیم تھے جہاں آپ بھائیوں تک احمدیت کا پیغام حضرت سید عزیز الرحمن صاحب آف بریلی (وفات 17 جولائی 1936ء) کے ذریعے پہنچا اور خلافت اولیٰ کے زمانے میں احمدیت قبول کر لی۔

(الفضل 6 مارچ 1964ء صفحہ 3 کالم 1)

اس بات کا ذکر مباحثہ منصوری پبلشر: محمد یامین تاجر صاحب۔ مطبوعہ اپریل 1927ء میں بھی موجود ہے۔ جب آپ نے احمدیت قبول کی تو بہت دکھ دیے گئے حتیٰ کہ والد صاحب نے جائداد سے عاق کر دینے کی دھمکی دی (بدر 4 نومبر 1909ء صفحہ 2) لیکن آپ احمدیت پر مضبوطی سے قائم رہے۔ آپ اپنے بھائی کے ہمراہ ہجرت کر کے قادیان چلے آئے، یہاں مہاجر کی زندگی گذار رہے تھے کہ 27 فروری 1911ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔ اخبار الحکم و بدر دونوں میں خبر وفات چھپی، اخبار الحکم نے لکھا:

''...مرحوم ایک مخلص مہاجر تھا جو اپنے بہت سے دنیوی مفاد اور رشتہ داروں کو محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لیے چھوڑ کر مع اپنے بھائی محمد یامین کے چلا آیا تھا۔ مرحوم نے نہایت اطمینان اور استقلال کے ساتھ اس جام موت کو پیا... مرحوم کا استقلال اور اخلاص قابل رشک تھا، اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ کے لیے تھی اور وہ آخر دم تک اس پر قائم رہا۔ خدا تعالیٰ اس پر اپنی برکات نازل کرے...''

(الحکم 21 فروری 1911ء صفحہ 5 کالم 3)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم خالد محمود صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع سرگودھا کے دورہ پر ہیں احباب جماعت و اراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

عطیہ خون خدمت خلق ہے

درخواست دعا

مکرم ایاز احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی پھوپھو کا نواسا معاذ بن شہباز ولد مکرم شہباز احمد صاحب عمر 8 ماہ 3 روز قبل چائے کی دیگچی میں گر گیا تھا۔ اس کا چہرہ جھلس گیا ہے اور اس وقت میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ بخار بھی شدید ہے۔ جو کم نہیں ہو رہا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محض اپنے فضل و کرم سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد دین صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ بعارضہ معدہ اور ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

داخلہ نرسری کلاسز 2012ء

- الصادق اکیڈمی میں نرسری کلاسز کا داخلہ 15 فروری 2012ء سے شروع ہوگا، جو کہ سیٹیں مکمل ہوتے ہی بند کر دیا جائے گا۔
- جونیئر نرسری میں داخلہ کیلئے عمر 31 مارچ 2012ء تک اڑھائی سے ساڑھے تین سال جبکہ سینیئر نرسری میں داخلہ کیلئے عمر ساڑھے تین سال سے ساڑھے چار سال ہونی چاہئے۔
- داخلہ فارم کے ساتھ برتھ سرٹیفکیٹ یا ب فارم کی تصدیق شدہ فوٹو کاپی لگائیں۔ نیز داخلہ فارم پر بچے کی ایک تصویر (بلیو بیک گراؤنڈ کے ساتھ) لگائیں۔
- داخلہ فارم الصادق اکیڈمی مین آفس دارالرحمت شرقی الف سے مفت دستیاب ہوں گے۔

مینیجر الصادق اکیڈمی ربوہ
0476211637,6214434

ربوہ میں طلوع وغروب 27۔فروری	
طلوع فجر	5:12
طلوع آفتاب	6:36
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	6:06

شاندار افتتاح

مورخہ 27/2/12 بروز سوموار صبح 11 بجے

پہلے سے زیادہ ورائٹی کے ساتھ سروس شوز پوائنٹ کالج روڈ سے اقصیٰ روڈ پر۔ افتتاح کی خوشی میں 27 تا 29 فروری

10% خصوصی ڈسکاؤنٹ تمام ورائٹی پر

سروس شوز پوائنٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
0476212762-0301-7970654

سچی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
047-6212515
0300-7703500

مکان برائے فروخت

برقبہ 5 مرلے جس میں 3 کمرے 1 کچن 1 باتھ روم تعمیر شدہ ہیں زمینی میٹھا پانی نزد بیت الطاہر گلی نمبر 6 برائے فروخت ہے۔ خواہشمند احباب رابطہ کریں

محمد الیاس جنجوعہ :0334-3850240

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون:0344-7801578

اعلان داخلہ 2012

ٹوئنکل سٹار اکیڈمی ناصر آباد/سٹار اکیڈمی کالج روڈ دارالنصر

1۔ نرسری کلاسز میں 19 فروری سے داخلہ شروع ہے۔ کلاسز کا آغاز 4 مارچ سے ہوگا۔ داخلہ کیلئے بچے کی دو عدد پاسپورٹ سائز تصاویر اور برتھ سرٹیفکیٹ یا ب فارم کی مصدقہ کاپی ہمراہ لائیں۔

2۔ کلاس پریپ تا اولیول کلاسز میں داخلہ 11 مارچ سے شروع ہوگا۔ مزید تفصیلات کیلئے سکول آفس میں رابطہ کریں

ناصر آباد کیمپس 6211872 دارالنصر 6213786

FR-10